وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ

اور جو شخص کہ انکار کرے اسکا (مہدیؑ کا) فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے (سورۂ ہود آیت: 17)

الحمد للہ والمنۃ

مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

المعروف بہ

# محضرۂ شاہ دلاورؓ

مترجم و محشی

باھتمام

دارالاشاعتِ مہدویہ

دینی کتاب گھر، غنی میاں اسٹریٹ، دائرہ چن پٹن

۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء

قیمت: ۱۵/-

# عرضِ ناشر

قوموں کی حیات اور ارتقائی راز اس کی تاریخی روایات اور مذہبی آثار کے تحفظ میں پنہا ہے. قوموں میں جذباتِ عمل سلف کے کارناموں کی یاددہی سے پیدا ہوتے ہیں.اسی لئے دنیا کی قومیں اپنے بانیوں فدایان ملت محبانِ سلف اور قومی شہیدوں کے ان ممتاز واقعات کو جن میں ایثار وفدویت استقلال واستقامت صبر وتوکل اور ہمت وشجاعت کے تاثرات پائے جاتے تھے بیسوں طریقوں سے باقی و برقرار رکھنے کی کوشش کرتی چلی آرہی ہیں تا کہ آنے والی نسلوں میں ان کے مطالعہ سے اپنے آبائی اوصاف کے ساتھ ساتھ ارتقائی قوتیں اور قومیت کے جذبات نشونما پاسکے اور جب قوموں میں روح پھونکنے والا دورِ تاریخ شروع ہوا تو بزرگانِ سلف ومقتدایانِ ملت کی سیرتیں مدوّن کی گئیں تا کہ آنے والی نسلیں نظامِ زندگی کو استوار بنانے کیلئے تجرباتِ گذشتہ سے سبق لیکر اپنی راہِ عمل معین کرسکیں جن قوموں نے اپنی تاریخ پر توجہ کی وہ آج بھی ارتقائی مدارج طے کرتی جارہی ہیں اور جنھوں نے اس سے لاپرواہی برتی وہ رفتارِ ترقی میں پیچھے رہ گئیں جس قوم میں گذرے ہوئے واقعات اور مشاہر کے تذکیرے ذخیرہ نہ ہوسکے کردار میں استواری نظامِ اخلاق میں برتری اور افکار وجذبات میں جوشِ عمل کی صلاحیتیں پیدا نہیں ہوسکتی قوم کی ارتقاء کیلئے اگر کوئی موثر ذریعہ ہوسکتا ہے تو دورِ سلف کے واقعات برگزیدہ ہستیوں کے حالات اور جامع الصفات بزرگانِ ملت کے تذکیرے ہیں کہ جن میں بقائے قومیت کی روح اور اسرار ومطالب کا گنج بے بہا پوشیدہ ہے. آج ہم چوں کہ سلف کے کارناموں سے نابلد بزرگوں کے حالات سے ناواقف اور اس دور کی برکات وخصوصیات سے بے بہرہ ہیں اس لئے اپنی فکر وعمل کو موجودہ ماحول کے تاثرات کے تحت جانچتے ہیں جس کا نتیجہ ہے کہ ہم مذہب اور قومیت سے عملاً دور ہوتے جارہے ہیں' اسی جذبہ کو لیکر ادارہ دارالاشاعتِ مہدویہ دائرہ چن پٹن کا قیام عمل میں آیا تا کہ قوم کی ان نایاب قدیم دینی مذہبی کتب کی اشاعت کی جائے جس سے قوم میں اپنی دینی کتب کے مطالعے کا شوق بڑھے اور اپنے بزرگوں کے حالات و واقعات سے آگاہی ہو. لہذا ادارۂ ہٰذا نے دارالاشاعت کتب سلف الصالحین جمیعۃ مہدویہ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدرآباد دکن کی طرف سے شائع شدہ کتب کو دوبارہ شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اسکے علاوہ اور بھی دینی کتب کی اشاعت زیرِ غور ہے۔

عمدۃ المتقدمین زبدۃ المتاخرین حضرت سید دلاور گورے میاں صاحبؒ قبلہ اور زبدۃ العارفین افضل الفاضلین حضرت ابورشید سید خدا بخش رشدی صاحب قبلہؒ کے گراں قدر وبے لوث خدمات اور ناقابل فراموش کارہائے نمایا جو آپ نے انجام دئے ہیں قوم اسکو کبھی بھلا نہ سکے گی قوم کو اپنے اسلاف کا وہ مایا ناز ذخیرہ دیا کہ ہم قیامت تک اس احسان کو فراموش نہ کرسکیں گے ادارہ ان حضراتؒ کو پورے جذبات کے ساتھ خراجِ تحسین پیش کرتا ہے اور حضرت الحاج سید محمد اسد میاں صاحب قبلہ زائرفراہ مبارک وسرپرست دارالارقم حیدرآباد کے بھی ہم ممنوں ومشکور ہیں کہ آپ نے ہم کو اُن نایاب کتب کو شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

فقیر سید مصطفیٰ خوندمیری عفی عنہٗ ابن حضرت پیرومرشد سید یحییٰ میاں صاحب مبلغ ہندؒ

بسم للہ الرحمٰن الرحیم

# مُقدّمہ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَاللہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلَام وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم (سورۂ یونس آیت:25)

واضح ہو کہ حضرت آدمؑ کے اس جہاں میں آنے سے پہلے قدرتی طور پر دو راستے پڑ گئے. ان میں کا ایک اسلام ہے اور دوسرا کفر.

کما قال اللہ تعالیٰ واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لِاٰدم فسجدوا الا ابلیسَ ابیٰ واستکبرو کان من الکفرین.

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور جب ہم نے کہا فرشتوں سے کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافر بن گیا. سورۂ بقرہ آیت:34

فرمان خدا سے ظاہر ہے کہ خدا کے حکم کو قبول کرنا اسلام ہے اور خدا کے حکم کا انکار کرنا کفر ہے. خدا کے حکم کو قبول کرنے کی راہ آدم خلیفتہ اللہؑ لائے اور خدا کے حکم کا انکار کرنے کی راہ معلم الملائک (ابلیس) لایا. آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک یہ دونوں راستے چلے آرہے ہیں. مقبلین نے خدا و خلیفۂ خدا کو قبول کرنے والوں کی تقلید کی اور منکرین نے خدا و خلیفۂ خدا کے انکار کرنے والوں کی تقلید کی. اُسی طرح حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفتہ الرحماں خاتمِ ولایتِ محمدیؐ کی ذات پیغمبر صفات کے قبول کرنے والے بھی ہیں اور انکار کرنے والے بھی.

کقولہ تعالیٰ فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْھُمْ مَّنْ کَفَرَ. (جزء۳ رکوع۱)

مانند قول اللہ تعالیٰ کے تو ان میں سے کوئی تو ایمان لے آیا اور کسی نے کفر کیا. سورۂ بقرہ آیت:253

امام مہدی موعود خلیفتہ اللہ ہمسر رسول اللہؐ کے مُقبِل مومن ہیں اور منکر کافر ہیں. حضرت میاں لاڑ شاہؓ نے کلمہ گو کو کافر نہ کہنے کے متعلق جو اپنا ذاتی خیال ظاہر فرمایا تھا اس کی اور دوسرے اقوال کی تردید حضرت شاہ دلاورؓ نے مدلل پیرایہ میں فرما کر اپنا یہ مکتوب امامؑ کے تمام اصحابؓ کے پاس بغرضِ اتفاق روانہ فرمایا امامؑ کے تمام اصحابؓ نے اِس مکتوب پر اتفاق فرمایا. جب امامؑ کے کل صحابہؓ

نے اِس مکتوب پر اتفاق فرمایا تو صحابہؓ کے تمام تابعینؒ نے بھی اتفاق فرمالیا چنانچہ حضرت شاہ دلاورؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ

**فاعلم ان اصحاب المهدی الموعود والتابعين اتفقوا علىٰ هٰذاالمكتوب منهم ميران سيد محمود بن حضرت مهدی موعود عليه السلام وميان سيدخوند ميرو ميان شاه نعمت وميان شاه نظام وملک برهان الدين وملک گوهر وميان شاه دلاورميان امين محمد وملک معروف وميان يوسف وميان سيد سلام الله وميان ابو بكر وميان ملكجی وميان عبدالمجيد وميان خوند ملک وميان ابو محمد وميان جنيدی وميان بهائی وغيرهم من الا صحاب رضی الله عنهم علےٰ ذالک ميان سيد يعقو ب وملک الهداد وميان خوند شيخ وميان ابو الفتح بن ميان ابو بكر وميان عبدالرحمن من التابعين رحمهم الله عليهم اجمعين ومن خرج من هٰذا لا تفا ق فهو خارج منا.**

پس جان تحقیق کہ مہدی موعودؑ کے اصحابؓ اور تابعینؒ نے اس مکتوب پر اتفاق کیا ہے اُن میں سے میراں سید محمود بن حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام اور میاں سید خوندمیر اور میاں شاہ نعمت اور میاں شاہ نظام اور ملک برہان الدین اور ملک گوہر اور میاں شاہ دلاور اور میاں امین محمد اور ملک معروف اور میاں یوسف اور میاں سید سلام اللہ اور میاں ابوبکر اور میاں ملک جی اور میاں عبدالمجید اور میاں خوند ملک اور ابو محمد اور میاں جنیدی اور میاں بھائی وغیرہم اصحابؓ سے ہیں اسی طرح میاں سید یعقوب حسن ولایت اور ملک الہداد خلیفہء گروہ اور میاں خوند شیخ اور میاں ابوالفتح بن میاں ابوبکر اور میاں عبدالرحمٰن وغیرہم تابعینؒ سے ہیں اور جو شخص کہ نکلا اس اجماع و اتفاق سے .پس وہ خارج ہے ہم سے ۔(ہم سب صحابہؓ سے ).

حضرت شاہ دلاورؓ نے اٹھارہ جلیل القدر صحابہؓ کے اسماء گرامی کے اظہار کے ساتھ ''وغیرہم من الاصحابؓ '' بھی تحریر فرمایا ہے .وغیرہم من الاصحاب کے یہ معنٰی ہیں کہ اٹھارہ جلیل القدر صحابہؓ کے سوا امامؑ کے جتنے بھی صحابہؓ تھے اُن سب نے اتفاق فرمالیا.اور چونکہ حضرت میاں لاڑ شہؓ امامؑ کے صحابی ہونے کی حیثیت سے ''وغیرہم من الاصحاب'' میں داخل ہیں لہذا آپ نے بھی اتفاق فرمالیا اور حضرت میاں لاڑ شہؓ سے یہ نقل شریف بھی منقول ہیکہ

نقلست از بندگی میاں لاڑ شہؓ کہ انکارِ مہدیؑ انکارِ قرآن است وانکارِ قرآن انکارِ محمدؐ است وانکارِ محمدؐ انکارِ خدا تعالٰی است (ملاحظہ ہوا انصانامہ باب۲)

بندگی میاں لاڑ شہؓ سے منقول ہے کہ مہدیؑ کا انکار قرآن[1] کا انکار ہے اور قرآن کا انکار محمدؐ کا انکار ہے اور محمدؐ کا انکار خدا تعالٰی کا انکار ہے.

[1] القران والمهدی امامنا.امنّا وصدّ قنا قرآن اور مہدیؑ ہم سب مصدِّقوں کے امام ہیں ہم سب مصدّقوں نے ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی لہذا قرآن مہدیؑ کے ساتھ ہے اور ان کے

www.khalifatullahmehdi.info

بھی ساتھ ہے جومہدیؑ کے ساتھ ہیں.اُن کے ساتھ نہیں ہے جودنیااوراہل دنیا کے ساتھ ہیں قال ءالمرء معہ من احبّ ۔آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی اس کے ساتھ ہے۔جس کی اُسکو محبت ہے.

اس نقلِ شریف سے ظاہر ہے کہ حضرت میاں لاڑ شہؒ نے اس میں منکرِ مہدیؑ کے کافر ہونے کی کامل توضیح فرمائی ہے اور حضرت شاہ دلاورؓ کہ محضرہ پر جومنکر مہدیؑ کے کافر ہونے کے متعلق لکھا گیا ہے تمام صحابہؓ نے اتفاق فرمایا ہے اس کا یہ نتیجہ ہے کہ حضرت میاں لاڑ شہؒ نے محضرۂ شاہ دلاورؓ سے اتفاق فرمالیا ہے کیونکہ اگر آپؒ محضرہ پر اتفاق نہ فرماتے تو یہ نقل شریف آپ سے منقول نہ ہوتی.

رہی یہ بات کہ حضرت میاں لاڑ شہؒ نے جو رسالہ نفیٔ تکفیرِ منکر کے باب میں تحریر فرمایا تھا اور اس میں کئی اعتراضات فرمائے تھے.صحیح ہے.لیکن حضرت شاہ دلاورؓ کے مکتوب کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ دلاورؓ نے حضرت میاں لاڑ شہؒ کے تمام اعتراضات کو اپنے مکتوب میں پیش فرما کر ان کی تردید فرمائی ہے.

اگر یہ شبہ پیدا ہو کہ جب حضرت میاں لاڑ شہؒ نے محضرۂ شاہ دلاورؓ سے اتفاق فرمالیا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ آپؒ نے اپنے مولفہ رسالہ کی تردید کو صحیح تسلیم فرمالیا تو پھر آپؒ نے اپنے رسالہ سے نفیٔ تکفیرِ منکر کی تمام باتوں کو نکال دیا یا نہیں؟

اس شبہ کو رفع کرنے سے پہلے یہ عرض کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مقربانِ بارگاہِ ایزدی کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنی ذاتی باتوں پر مصر ہوجائیں بلکہ یہ تو خود پسندوں اور زر پرستوں کا شیوہ ہے کہ جمہور کے خلاف اپنے ذاتی قول وعمل پر اڑے رہتے ہیں اور اس سے باز آنے کو اپنی کسرِشان سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان اللہ یحب التوابین. بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو.محضرۂ شاہ دلاورؓ کے بعد حضرت میاں لاڑ شہؒ کے پاس اپنے مولفہ رسالہ کی کوئی اہمیت باقی نہ تھی اس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ جب حضرت میاں شیخ مصطفیٰؒ نے حضرت میاں لاڑ شہؒ کے حضور میں تشریف لے جاکر بکمال ادب حضرتؒ کا مولفہ رسالہ طلب کیا تو حضرتؒ نے رسالہ منگوا کر میاں شیخ مصطفیٰؒ کے حوالہ فرمادیا اور میاں شیخ مصطفیٰؒ نے رسالہ کو ادب سے لیا سر اور آنکھ پر رکھا اور پڑھنا شروع کیا اور جب لفظِ نفیٔ تکفیر منکر پر پہنچے عرض کیا کہ ”فلاں آیت اور فلاں حدیث اور فلاں نقلِ مہدیؑ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ کا منکر کافر ہے اور اِس رسالہ میں اس کے برعکس ہے اب کیا حکم ہوتا ہے“ تو بندگی میاں لاڑ شہؒ نے فرمایا کہ اگر اس کے موافق نہیں ہے تو دور کردے.اسی وقت میاں شیخ مصطفیٰؒ نے کاڑی کو پانی میں تر کرکے نفیٔ تکفیرِ منکر مہدیؑ کے لفظوں کو دور فرمادیا اور اسی طرح نفیٔ تکفیر منکر کے تمام لفظوں کو رسالہ سے دور فرمادئے چنانچہ.

نقلست کہ یک روز میاں شیخ مصطفیٰ ارحؒ فقیر بندگی میاں سید محمود خاتم مرشدؒ بدائرہ بندگی میاں لاڑ شہؓ رفتند و بزانوی ادب نشستند و آب طلبیدہ بحضور بندگی میاں لاڑ شہؓ پیش کردہ عرض کردند کہ خوندکار اصحاب مہدیؑ ہستند پسخوردہ بدہید بندگی میاں لاڑ شہؓ پسخوردہ کردہ

نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں سید محمود خاتمِ مرشدؓ کے فقیر میاں شیخ مصطفیٰ ارحؒ بندگی میاں لاڑ شہؓ کے دائرہ میں گئے اور مودبانہ دوزانو بیٹھے اور پانی طلب کیا اور بندگی میاں لاڑ شہؓ کے حضور میں پیش کر کے عرض کیا کہ خوندکار اصحابِ مہدیؑ ہیں پسخوردہ عنایت فرمائیں

دادند میاں شیخ مصطفیٰؒ پسخوردۂ مزکور باادب وعظمت
وقربانیت آشامیدند وبعد چندسخنان عرض کردند کہ خوند
کارتصنیف شریف رسالہ کردہ اند بطلبند بندہ ہم بہ بیند
بندگی میاں لاڑشہؒ رسالہ طلبیدہ بدست میاں شیخ
مصطفیٰؒ دادندومیاں شیخ مصطفیٰؒ باادب گرفتہ برسروچشم نہا
دہ خواندن گرفتند وچوں بلفظ نفی تکفیر منکر رسیدند میاں شیخ
مصطفیٰؒ عرض کردند کہ ازفلاں آیت وفلاں حدیث و
نقلِ میراں علیہ الاسلام معلوم شود کہ منکر مہدیؑ کافر
است ودریں رسالہ برعکس آں ہست الحال چہ حکم
باشد. بندگی میاں لاڑشہؒ فرمودند کہ اگر موافق آں
نیست دورکن فی الحال میاں شیخ مصطفیٰؒ خاشاکے را
آب آلودہ نمودہ سخنہائے نفیٔ تکفیر منکر مہدیؑ رادورنمود
ندوباز ہرجا کہ دررسالہ سخنہماں طورنظر آمدی ہماں وجہ
دورکردندے وبندگی میاں لاڑشہؒ ہماں تقریرفرمودندی
ہمچنیں آں لفظ رادورکردندی تاکہ بیک نظر تمام رسالہ
رادیدند وآں سخنہائے ہماں وجہ تقریرکردہ ورضا گرفتہ
دورکردہ پیشیں بندگی میں لاڑشہؒ نہادند بندگمیاں لاڑشہؒ
رسالہ بدست خودگرفتہ دیدند کہ ہمہ سخنہائے نفی تکفیر منکر
مہدیؑ دورکردہ است.فرمودند کہ مصطفیٰؒ ایسیا کہرجہل کر

بندگی میاں لاڑشہؒ نے پسخوردہ عنایت فرمایا.میاں شیخ
مصطفیٰؒ نے پسخوردۂ مذکورادب وعظمت وقربانیت سے
نوش کیااور کچھ گفتگو کے بعدعرض کیا کہ خوندکارکا مصنفہ
رسالہ اگرطلب فرمائیں توبندہ بھی دیکھتا ہے.بندگی میان
لاڑشہؒ نے رسالہ طلب فرماکرمیاں شیخ مصطفیٰؒ کے ہاتھ
میں دیااورمیاں شیخ مصطفیٰؒ نے رسالہ کوادب سےلیکرسر
اورآنکھ پررکھااور پڑھناشروع کیااور جب لفظ نفی تکفیرِ منکر
پر پہنچے عرض کیا کہ فلاں آیت اور فلاں حدیث اور فلاں
نقلِ مہدی علیہ السلام سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ کامنکر
کافر ہےاوراس رسالہ میں اس کے برعکس ہے اب کیاحکم
ہوتا ہے تو بندگی میاں لاڑشہؒ نے فرمایا کہ اگراس کے
موافق نہیں ہے تو دورکردے اسی وقت میاں شیخ مصطفیٰؒ
نے کاڑی کو پانی میں ترکرکے نفی تکفیر منکرِ مہدیؑ کے
لفظوں کودورکردیااورپھر جہاں کہیں کہ رسالہ میں ویسی ہی
بات نظرآتی تواسیطرح دورکرتے اور بندگی میاں لاڑشہؒ
وہی اگلی سی تقریرفرماتے اسی طرح اس لفظ کودورکرتے
یہاں تک کہ میاں شیخ مصطفیٰؒ نے ایک نظر میں تمام رسالہ
دیکھ ڈالااورنفیٔ تکفیرِ منکر کی باتوں کواسی طرح تقریرکرکے
اجازت سے دورکردیااوررسالہ کوحضرت بندگی میاں
لاڑشہؒ کے حضور میں پیش کیا. حضرتؒ نے اپنے ہاتھ میں
رسالہ لیکر دیکھا کہ نفی تکفیر منکر مہدیؑ کی تمام باتیں

کسکن سوں لایا تھا.میاں شیخ مصطفیٰؒ عرض کردند کہ
ازنزدیک پسخوردۂ خوندکار بعدہ بندگی میاں لاڑ شہؒ
خاموش ماندند ومیاں شیخ مصطفیٰؒ مرخص شدہ بخانہء خود
آمدند.

دور کردی ہیں تو فرمایا کہ اے مصطفیٰؒ ایسیا کہر جہل کر
کسکن سوں لایا تھا.میاں شیخ مصطفیٰؒ نے عرض کیا کہ
خوندکار کے پسخوردہ سے لایا اسکے بعد بندگمیاں
لاڑ شہؒ خاموش ہوگئے اور میاں شیخ مصطفیٰؒ اجازت لیکر
اپنے گھر چلے گئے.

اورحضرت میاں عبدالملک سجاوندی عالم باللہؒ نے حضرت میاں لاڑ شہؒ کے حضور میں تشریف لیجا کر بکمالِ ادب تکفیرِ منکر کے مسئلہ کو کئی وجوہ سے جو فاضلانہ انداز میں پیش فرمایا اوراس کے جوابات جو حضرت میاں لاڑ شہؒ نے دئے ہیں ان کے پڑھنے سے کلمہ گو کو کافر نہ کہنے کا وسوسہ انشاءاللہ دور ہو جائے گا. چنانچہ

نقلست کہ یک روز بندگی میاں عبدالملک سجاوندیؒ
بدائرۂ بندگی میاں لاڑ شہؒ رفتند وبزانوے ادب
نشستند بندگی میں لاڑ شہؒ برگ تنبول می خوردند و
خواستند کہ حضرت بندہ را پسخوردۂ اگال بخشند وگرفتہ
بادب وقربانیت وعظمت خوردند وسخنان از ادب می نمود
نددراں اثنا عرض نمودند کہ خوندکار قبل از علیہ السلام قوم
موسیٰ علیہ السلام کہ بعیسیٰؑ ایمان نیاوردند اوشاں را چہ
باید گفت.فرمودند کہ کافر باید گفت. باز عرض کردند کہ قوم
پیغمبران پیشیں کہ اہل کتاب وشریعت بودند چوں حق
تعالیٰ خاتم النبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ رافر
ستاد اوشان ایمان نیاوردند اوشاں را چہ باید گفت فرمود
ند کافر باید گفت باز عرض نمودند کہ خوندکار کسانیکہ کلمہ می
گویند وقرآن می خوانند وبر شریعت استوار اند خودرا
مسلمان می گویانند وتصدیق مہدی علیہ السلام نمی

نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں عبدالملک سجاوندیؒ
بندگی میاں لاڑ شہؒ کے دائرہ میں گئے اور بکمال ادب
دوزانوں بیٹھے بندگی میاں لاڑ شہؒ پان نوش فرمارہے
تھے عرض کیا کہ حضرتؒ اگال کا پسخوردہ بندہ کو عنایت
فرمائیں اور پسخوردہ لیکر بکمال ادب وقربانیت وعظمت
نوش کیا اور مودبانہ گفتگو شروع کی اور اثنائے گفتگو میں
عرض کیا کہ خوندکار آنحضرتؐ سے پہلے موسیٰؑ کی قوم جو
عیسیٰؑ پر ایمان نہیں لائی اس کو کیا کہنا چاہیئے۔حضرتؒ
نے فرمایا کہ کافر کہنا چاہیئے۔ پھر عرض کیا کہ اگلے
پیغمبروں کی قوم جو اہل کتاب وشریعت تھی جب حق
تعالیٰ نے خاتم النبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ
کو بھیجا تو وہ قوم آپؐ پر ایمان نہیں لائی اس کو کیا کہنا
چاہیئے تو فرمایا کہ کافر کہنا چاہیئے پھر عرض کیا کہ خوندکار
جو لوگ کلمہ کہتے ہیں اور قرآن پڑھتے اور شریعت پر

کنند و انکار آں ذات پیغمبر صفات می کنند اوشاں راچہ باید گفت. بندگی میاں لاڑ شہؓ فرمودند کہ اوشاں را کافر باید گفت باز گفتند کہ منکر مہدیؑ کافر است.فرمودند کافر است. باز گفتند کہ کافر است. فرمودند کہ کافر است. باز عرض کردند کہ نزد خوند کار منکر مہدیؑ بتحقیق کافر است.فرمودند کہ بتحقیق کافر واکفر است بعدہ خاموش ماندند بعد از ساعتی بندگی میاں لاڑ شہؓ بزبان ہندی فرمودند ایسا کہر جہل کر کہاں سوں لایا تھا. بندگی میاں عبد الملک سجاوندی عالم باللہؒ عرض کردند کہ از پسخوردۂ اوگال خوند کار بعدہ ہیچ نہ فرمودند. میاں عبد الملکؒ مرخص شدہ بمسکن خود باز گشتند.

استوار ہیں اور خود کو مسلمان کہلاتے ہیں اور مہدیؑ کی تصدیق نہیں کرتے اور اس ذاتِ پیغمبر صفات کا انکار کرتے ہیں انکو کیا کہنا چاہئے تو بندگی میاں لاڑ شہؓ نے فرمایا کہ اُن کو کافر کہنا چاہئے۔ پھر عرض کیا کہ مہدیؑ کا منکر کافر ہے تو فرمایا کافر ہے۔ پھر عرض کیا کہ کافر ہے۔فرمایا کہ کافر ہے. پھر عرض کیا کہ خوندکار کے پاس مہدیؑ کا منکر بتحقیق کافر ہے تو فرمایا کہ بتحقیق کافر اور اکفر ہے۔ اس کے بعد خاموش ہوگئے۔ تھوڑی دیر کے بعد بندگی میاں لاڑ شہؓ نے ہندی زبان میں فرمایا کہ ایسا کہر جہل کر کہاں سوں لایا تھا۔ تو بندگی میاں عبدالملک سجاوندی عالم باللہؒ نے عرض کیا کہ خوندکار کے اوگال کے پسخوردہ سے۔ اس کے بعد کچھ نہیں فرمایا۔ میاں عبدالملکؒ رخصت حاصل کر کے اپنے مکان کو چلے گئے۔

(از مجموعہ کتب نقلیات حضرت میاں سید زین العابدینؒ نبیرہ حضرت مجتہد گروہؓ. یہ مجموعہ فقیر ابجی میاں صاحب ابن حضرت فقیر اللہ بخش میاں صاحب مرحوم مسجد پختہ اہل بسیط پورہ کے پاس موجود ہے.)

ان تمام توضیحات سے ظاہر ہے کہ حضرت میاں لاڑ شہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجماع صحابہء مہدی موعود علیہ الصلاۃ والسلام کے موافق منکر مہدیؑ کو کافر فرمایا ہے جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے.

کاتب الحروف

حقیر دلاور

محضرۂ شاہ دلاورؓ

# محضرۂ شاہ دلاورؓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ برادران دینی ومحبان یقینی وتابعان شریعتِ محمدیؐ اعنی اهل المهدیؑ واصحابه بعد سلام وتحیته از دلاور مطالعه کرده قبول فرمایند غرض عریضه مبنی بر آنکه میاں لاڑ شہؓ از گجرات آمده اند برائے ظهور کردن آنکه انکار مهدیؑ کفر نیست ومیگویند که ایں حکایت من اللہ است آرے خیر وشر من اللہ است فاما در روش اهل دین من اللہ آنرا گویند که نه در آں مغالطۂ نفس باشد ونه وسوسه شیطان آنرا من للہ نامند وگرنه من النفس او من الشیطان نامند، هر کس را معلوم است که هر حکایتکه موافق شرع نیست وموافق اقوال مهدیؑ نیست آں خطاء محض است نه از حق.

ودیگر میاں لاڑ شہؓ میگویند که کلمه گو را در شرع کافر گفتن جائز نیست مطلق ایں قول از ایشاں غلط است زیرا که اهل شرع انکار خلافت ابی بکرؓ وعمرؓ را کفر داشته اند باعتبار شرع چنانچه در علم کلام مذکور است فلو انکر

ترجمہ۔مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ برادران دینی محبان یقینی و وتابعان شریعت محمدیؐ یعنی اہل مہدیؑ واصحاب مہدیؑ سلام وتحیۃ کے بعد دلاورؓ کی جانب سے مطالعہ کریں اور قبول فرمائیں اس عریضہ کی غرض اس بات پر مبنی ہے کہ میاں لاڑ شہؓ گجرات سے اس بات کو ظاہر کرنے کیلئے آئے ہیں کہ مہدیؑ کا انکار کفر نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ یہ بات (جو کہی گئی) اللہ کیطرف سے ہی بیشک خیر وَشر اللہ کی طرف سے ہے ولیکن دینداروں کے طریقہ میں من اللہ اس کو کہتے ہیں کہ نہ اس میں نفس کا مغالطہ ہو.اور نہ شیطان کا وسوسہ اس کو من اللہ (اللہ کی طرف سے ہے) کہتے ہیں وگرنہ نفس اور شیطان کی طرف سے ہے کہتے ہیں. ہر شخص واقف ہے کہ جو بات شرع کے موافق نہ ہو اور مہدیؑ کے فرامین کے مطابق نہ ہو وہ محض خطا ہے حق سے نہیں ہے۔

اور دیگر میاں لاڑ شہؓ کہتے ہیں کہ کلمہ گو کو شرع میں کافر کہنا جائز نہیں، ان کا مطلق یہ قول غلط ہے۔اس لئے کہ اہل شرع نے ابی بکرؓ اور عمرؓ کی خلافت کے انکار کو شرع کے اعتبار سے کفر قرار دیا ہے۔ چنانچہ علمِ کلام

www.khalifatullahmehdi.info

احد عن خلا فتهما يكفر . وایشاں ایں حدیث را حجت می آرند کہ لا تکفروا اهل قبلتكم. آری تکفیر اہل قبلہ جائز نیست یعنے بلا موجب شرعی یعنی کلمہ گو کہ موافق شرع محمدی است و ہر چیز یکہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است اورا قبول می کند اگر چہ فاسق است بانواع فسق اورا کافر گفتن در شرع جائز نیست پس لا تکفروا اهل قبلتكم. درحق ایں چنیں کس مطابق می شود وگرنہ اہل شرع بسیار کلمہ گویان را نسبت بہ کفر می کنند اے برادر بعضے روافض خمر را حلال میدارند و زنا ولواطت را مباح می شمرند و احلّ ما حرّم الله كفر با لا جماع ليس فيه خلاف لا حد. پس ایں حدیث درحق ایشاں ہم باید گفت کہ ولاتكفروا اهل قبلتكم. یعنی ایں چنیں نیست حاشا وکلا. پس معلوم شد کہ مطلق ایں قول کہ کلمہ گو را کافر گفتن روا نیست خطاء محض است لا شبهة فيه وايّد هٰذا المعنى ما قال الله تعا لى فى كلامه كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَه، فاَزَرَه، فاسْتَغْلَظ فاسْتَوى علٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ. (جز۲۶ رکوع ۱۱)

میں مذکور ہے کہ پس اگر کوئی شخص انکار کرے ان کی (صحابہؓ کی) خلافت کا تو کفر کرتا ہے. اور میاں لاڑشہؒ اس حدیث کو حجت میں پیش کرتے ہیں کہ. اہل قبلہ کو کافر مت کہو. بیشک اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں یعنے بلا موجب شرعی (کافر نہیں کہہ سکتے) یعنی جو کلمہ گو کہ شرع محمدیؐ کا موافق ہو اور جو چیز کہ رسولؐ سے پہنچی ہے اُس کو قبول کرتا ہو اگر چہ وہ اقسام کی برائیاں کرنے سے فاسق ہے تو بھی اُس کو کافر کہنا شرعاً جائز نہیں پس حدیث لا تکفروا اهل قبلتكم ایسے ہی شخص کے حق میں مطابق ہو سکتی ہے ورنہ اہل شرع بہت سے کلمہ گو کو کفر سے منسوب کرتے ہیں. اے برادر بعض رافضی شراب کو حلال رکھتے ہیں اور زنا و لواطت کو مباح سمجھتے ہیں. اور اللہ نے جسکو حرام کیا ہے اس کو حلال کہنا بالا جماع کفر ہے اس میں کسی کو خلاف نہیں ہے. پس حدیث ہذا لا تکفروا اهل قبلتكم ان کے حق میں بھی کہنی چاہئے یعنی ایسا نہیں ہے حاشا وکلا. پس معلوم ہوا کہ مطلق یہ قول کہ کلمہ گو کو کافر کہنا جائز نہیں ہے محض خطا ہے. نہیں ہے شبہ اس میں اور اس معنی کی تائید وہ قول کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ جیسے[1] کھیتی نکالتی ہے

[1] جیسے کھیتی کہ پہلے نکالتی ہے چھوٹی سی شاخ اپنی یعنی اکھوا پھوٹتا ہے اور سوئی نکلتی ہے پھر قوی کرتی ہے اپنی اس شاخ کو پھر موٹی ہو جاتی ہے پھر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اپنی جڑ پر پہلے بیج تھا پھر نرم گھانس ہوتی ہے آخر کو درخت ہو جاتا ہے تعجب میں لاتی ہے کھیتی کرنے والوں کو اس کی قوت اور تیاری اور سیدھا کھڑا ہو جانا اور خوبی اس مثال کی ساتھ رسول مقبول صلعم اور آپ کے یارؓ مثال دئے گئے ہیں اس واسطے کہ پہلے دعوت اسلام ضعیف تھی جسقدر بڑھی قوت پکڑی اور سیدھی قائم ہوگئی اور اہل عالم کے تعجب کا سبب ہوئی حق تعالیٰ نے یہ تمثیل فرمائی تاکہ غصہ کھائیں رسولؐ کے یاروں پر کافر امام قشیریؒ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اصحابؓ کی شان میں ہے تو جو کوئی اُن پر غصہ کرے اور اُن کے ساتھ دشمنی رکھے وہ کافروں میں داخل ہوگا (از تفسیر قادری جلد دوم)

واہل شرع روافض را بحجت ایں آیت کافری گویند زیر اچہ ہرکسیکہ یارانِ محمد ﷺ راغضب دارد او کفر است بقو له تعا لیٰ لیغْظ بهم الکفار. پس رافضیاں ہم کلمہ گو و بظاہر اہل قبلہ ہستند پس معلوم شد کہ لاتکفروا اهل قبلتکم ای بلاموجب شرعی ودرشرح مواقف مذکوراست ولا تکفروا اهل قبلتکم الا بمافیه شرک او نفی للصانع العلیم القدیر او انکار ما علم مجیه به علیه السلام او انکارا لجمع علیه. وفارسی اینست کہ یا انکار کردن چیزے راکہ دانستہ شدہ است مجی آں چیز یعنی وجودِ آں بلسانہ اے بزبانِ رسولؐ پس اگر کسے بگوید کہ خبرِ مہدیؑ کہ از زبانِ رسولؐ جاری شدہ است برآں ایمان داریم پس حالِ او چوں حال آں کسیکہ بگوید احمدی کہ از زبانِ عیسیٰؑ جاری شدہ است باد ایماں داریم کسے کہ منکرِ مہدیؑ است او دو انکار دارد یعنی انکار ما علم مجیه به انکار الجمع علیه زیراچہ ہیچ کسے از آمدنِ مہدیؑ انکار نہ کردہ است از صحابہ وتابعین و تبع تابعین وعلماءِ متقدمین و از علماءِ متاخر اگرچہ بعضے کساں در صفاتِ او اختلاف کردہ

اپنی چوٹی سی شاخ پھر قوی کرتی ہے اسکو پھر موٹی ہوجاتی ہے پھر سیدھی کھڑی ہوجاتی ہے اپنی جڑ پر تعجب میں لاتی ہے کھیتی کر نیوالونکو تاکہ غصہ کھائیں اُن پر کفار۔ اوراہل شرع روافض کواس آیت کی حجت سے کافر کہتے ہیں اسلئے کہ جوشخص آنحضرتؐ کے صحابہؓ پر غضب کرتا ہے وہ قولہ تعالیٰ لیغیظ بهم الکفار کے لحاظ سے کافر ہے۔ پس رافضیان بھی کلمہ گو اور بظاہر اہل قبلہ ہیں پس معلوم ہوا لا تکفروا اهل قبلتکم کے یہ معنی ہوے کہ کسی کو بلاموجب شرعی کافر کہنا جائز نہیں اور شرح مواقف میں مذکور ہے کہ اور نہ کافر کہو تم اپنے اہل قبلہ کومگر اُس کوجس میں شرک ہو یا صانع علیم وقدیر کا منکر ہو یا اُس چیز کا انکار کرے جس کو آنحضورؐ کا لانا ثابت ہے یا انکار اُسکا جسکے آوردہ رسولؐ ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور فارسی کی اُردو یہ ہے کہ یا انکار کرنا ایسی چیز کا کہ جانی گئی ہے آمد اُس چیز کی یعنی وجود اُس کا زبان سے رسولؐ کے پس اگر کوئی شخص کہے کہ مہدی علیہ السلام کی خبر جو رسول علیہ السلام کی زبان سے جاری ہوئی ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں تو اُسکا حال بعینہ اُس شخص کے حال کے مانند ہے جو یہ کہے کہ عیسٰیؑ کی زبان سے جس احمد[1]

[1] قال اللّٰہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ عِیسَی ابْنُ مریمَ یٰبنی اسرائیلَ اِنّی رسولُ اللّٰہِ الیکم مصدّ قاً لما بینَ یدیَّ من التوریۃِ ومبشّرا برسولٍ یأتی من بعدی اسمه احمدُ فلماجاء هم بالبینٰتِ قالو هذا سحر مبینٌ.(جزء۲۸ رکوع۸) اور (یادکرو) جب کہا مریم کے بیٹے عیسٰیؑ نے کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں تمہاری جانب اس کو سچا بتاتا ہوں جو میرے آگے ہے یعنی تورات اور خوشخبری سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اندفاما درمجی او ہیچ کسے انکار نہ کردہ است پس بضرورۃ معلوم گشت کہ برخبرِ مہدیؑ اجماع شدوانکارِاجماع کفر است پس حال منکرِمہدی اینست کہ ظلمات بعضها فوق بعض از جہت آنکہ اودوانکاردارد چنانچہ ذکر شدہ است وددروایت ثقہ آمدہ است کہ من لم يعجب داعي الشرع تهاونا كفر. و مہدیؑ ہم داعی شرع است پس کسیکہ بگوید انکارمہدیؑ کفر نیست اوہم بیرون ازشرع است وہم ازیں جہت رسولؐ فرمودہ اند من انكر خروج المهديؑ فقد كفر بما انزل على محمدؐ ذاتیکہ ازخروج او کسیکہ انکار کند کافرشود بعد ظہورذات او انکارکردن کفر است بطریق اولٰی.

کا ذکر مذکور ہے ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں پس جو شخص کہ مہدیؑ کا منکر ہے وہ دو انکار رکھتا ہے یعنی انکار اُس چیز کا جس کو آنحضورؐ لانا ثابت ہے اور انکار اُس کا جس کے آوردۂ رسولؐ ہونے پر سب کا اتفاق ہے اس لئے کہ صحابہ تابعین تبع تابعین علماء متقدمین اور علماء متاخرین سے کوئی شخص مہدیؑ کی آمد کا منکر نہیں اگر چہ بعض اشخاص نے مہدیؑ کی صفات میں اختلاف کیا ہے ولیکن آپ کی مجی کا کسی کو انکار نہیں پس بضرورت معلوم ہوا کہ خبر[۱] مہدیؑ پر اجماع ہے اور اجماع کا انکار کفر ہے پس مہدی علیہ السلام کے منکر کا حال یہ ہے کہ. تاریکیاں ہیں بعض ان کی بعض پر۔ اس وجہ سے کہ اس نے دو انکار کئے جیسا کہ مذکور ہوا۔ اور ایک معتبر روایت میں آیا ہے کہ جس نے داعی شرع کی تصدیق نہیں کی حقیر سمجھ کر تو کفر کیا. اور مہدیؑ بھی داعی شرع ہیں پس جو شخص کہ مہدیؑ کے انکار کو کفر نہیں کہتا ہے وہ بھی شرع سے باہر ہے اور رسولؐ نے بھی اس کے متعلق فرمایا ہے کہ جس نے انکار کیا مہدیؑ کے خروج کا پس تحقیق کہ اُس نے انکار کیا اُس چیز کا جو نازل ہوئی محمدؐ پر. ایسی ذات کے جس کے خروج (وجود) کا منکر کافر ہے تو اُس ذات کے ظہور کے بعد اس کا انکار بطریق اولٰی کفر ہے.

<u>بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ</u>:۔ انکا نام ہے احمدؑ تو جب عیسٰی انکے پاس آئے معجزے لیکر تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے صریح. یہ ظاہر ہے کہ جس طرح حضرت عیسٰیؑ کی امت احمد کی منتظر اور محمد رسول اللہؐ کی منکر ہے اسی طرح امام مہدی موعود علیہ السلام کے منکرین کا حال ہے۔

[۱] خبر مجی امام مہدی موعود علیہ السلام متواتر المعنی ہے چنانچہ قرطبی نے لکھا ہے کہ وقد تواترت الا خبار و استفا ضت بكثرت روا تها عن النبیؐ فی المهدیؑ (ازمخزن الدلائل) ترجمہ. نبیؐ سے مہدیؑ کے حق میں جو حدیثیں مروی ہیں حد تواتر کو پہونچ چکی ہیں اور ان کے راوی بکثرت ہیں.

دیگر حجت میاں لاڑ شاہؒ اینست کہ درحدیث آمدہ است
امرت ان اقاتل الناس حتی یقو لو لا الٰہ الا اللہ
فاذا قالوھم عصموا منی دما ئھم واموالھم
وامر ھم الی اللہ. یعنی کسیکہ لا الٰہ الا اللہ گفت کشتن
اوو گرفتن مال او حرام است وامر ھم الی اللہ یعنی کار
ایمان ایشاں بسوی خدا است اخلاص دارند یا ندارند کسی
ایشاں را کافر گفتن نتواند: آری ایں حدیث است فاما با
ید دانست کہ ایں ہم بحق کسی است کہ کلمہ گو است و ہر چیز
یکہ از رسولؐ آمدہ است اورا قبول می کند واز وچیزے
کفر ظاہر نشدہ است کہ اورا کافر گویند ویا اموالِ او گیرند
یا اورا بکشند وگرنہ درمیان رافضیان قومی است کہ ایشاں
را قرامطی گویند بحق ایشاں اہل شرع فتویٰ کردہ اند کہ
کشتن ایشاں حلال است واسیر کردن ایشاں جائز
است وگرفتن مال ایشاں رواست چرا کہ ایشاں ہمہ
صحابہؓ را تکفیر می کنند وفرائض را قبول نمی آرند حرام را حرام
نمیدارند چنانچہ در مدارک زیر ایں آیت لیغیظ بھم
الکفار وَعَدَاللہ الّذیْن امنوا وعملوا الصّٰلحٰتِ
منھم مغفرۃ ً واجراً عظیماً. بیان کردہ است کہ
وھٰذہِ الاٰیت ترد قول الروافض والضمیر
یرجع الٰی اصحاب النبیؐ لا نھم کفروا بعدو
فات النبیؐ پس کسیکہ یاران رسولؐ را کافر گوید چرا ایں
چیز ہا بروجائز نباشد پس معلوم شد کہ حدیث وامرت ان
اقاتل الناس حتٰے یقولوا لا الہ الا اللہ

میاںؒ لاڑ شاہؒ کی دوسری حجت یہ ہے کہ حدیث میں آیا
ہے کہ اور میں مامور ہوں اس بات پر کہ میں لوگوں کو
لا الٰہ الا اللہ کہنے تک قتل کروں پس جب لوگ اس کو
کہدیں تو اُن کے خون اور اموال مجھ سے محفوظ ہو گئے
اور ان کا کام اللہ کی طرف ہے یعنی جو شخص کہ لا الٰہ الا
اللہ کہے اُس کو قتل کرنا اور اس کا مال لینا حرام ہے وامر
ھم الی اللہ یعنی اُن کے باطنی ایمان کا فیصلہ خدا کی
طرف ہے (باطناً) خلوص رکھیں یا نہ رکھیں کوئی اُن کو
کافر نہیں کہہ سکتا' بیشک یہ حدیث ہے ولیکن جاننا چاہئے
کہ یہ بھی ایسے شخص کیلئے (صادق آتی ہے) جو کلمہ پڑھتا
ہے اور ہر ایک چیز جو رسولؐ سے آئی ہے اُسکو قبول کرتا
ہے اور اُس سے کسی قسم کا کفر ظاہر نہیں ہوا ہے کہ (جسکی
وجہ) سے اُسکو کافر کہیں اور یا اُس کا مال لیں یا اس کو قتل
کریں وگرنہ رافضیوں میں ایک فرقہ ہے جس کو قرامطی
کہتے ہیں. ان کے حق میں اہل شرع نے فتویٰ دیا ہے
کہ ان کا قتل کرنا حلال ہے اور ان کو قید کرنا جائز ہے اور
ان کا مال لینا روا ہے اس لئے کہ یہ فرقہ تمام صحابہؓ کی تکفیر
کرتا ہے اور فرایض کو قبول نہیں کرتا اور حرام کو حرام نہیں
جانتا چنانچہ مدارک میں اس آیت لیغیظ بھم
الکفار. الخ (تا جلا دے اُن سے جی کفار کا وعدہ کیا
اللہ نے انسے جو ایمان لائے اور عمل صالح (ترک حیات
دینا) کئے گناہ بخشد ینے کا اور بڑے اجر کا) کے تحت
بیان کیا ہے کہ یہ آیت رافضیوں کے قول کو رد کرتی ہے

ہم درحق کسی است کہ او موافق شرع نیست اعتقاداً وکلیا وجزئیا وگرنہ ایں مشکل می آید کہ حضرت عمرؓ منافقی را بحضور رسولؐ قتل کرد و خطابِ فاروق یافت و رسولؐ بر فعلِ عمر راضی شدند پس لا الہ الا اللہ درحق او عصمت نکرد زیرا چہ کفر از جانب او ظاہر شد کہ بر حکمِ رسولؐ راضی نشد و حضرت عمرؓ فرمود ھٰکذا قضٰی لمن لم یر ض بقضاء رسول اللہؐ .

اور ضمیر اصحابِ نبی کی طرف پھرتی ہے کیونکہ یہ لوگ (صحابہؓ کو گالیاں دینے والے) بعد وفات نبیؐ کفر کی طرف مائل ہو گئے پس جو شخص کہ یارانِ رسولؐ کو کافر کہے کیونکہ یہ چیزیں اسپر جائز نہ ہوں پس معلوم ہوا کہ حدیث اور میں حکم دیا گیا ہوں کہ لڑوں لوگوں سے. یہاتنک کہ لا الہ الا اللہ کہیں بھی ایسے شخص کے حق میں ہے جو اعتقاداً اور کلیا اور جزئیا شرع کے موافق نہ ہو ورنہ یہ مشکل پیش آئیگی کہ حضرت عمرؓ نے رسولؐ کے حضور میں ایک منافق کو قتل کیا اور فاروق کا خطاب پایا اور رسولؐ عمرؓ کے اس فعل پر خوش ہوئے پس لا الہ الا اللہ (کہنا) اُسکو بری نہیں کیا اس لئے کہ اُسکی طرف سے کفر ظاہر ہوا یعنے رسولؐ کے حکم پر راضی نہوا اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہی حکم جاری ہوگا اس شخص پر جو راضی نہ ہو رسولؐ کے حکم پر۔

دیگر اگر کسے بگوید کہ انکار مہدیؑ کفر نیست او را باید پرسید کہ اول یثبت الجدار ثم النقش مہدیت میراں از کجا است اگر گوید کہ از قرآن است او را باید گفت کہ پس انکار کفر چرا نباشد کہ مثبت اسم فاعل است من اثبت یثبت مراد آنست کہ ثابت کنندہ و شاہد او قرآن است پس انکار مثبت ومشہود انکارِ مثبت شاہد است واگر بگوید

دیگر اگر کسی شخص نے کہا کہ مہدی علیہ السلام کا انکار کفر نہیں ہے تو اس کو پوچھنا چاہئے کہ اول دیوار قائم ہوتی ہے من بعد نقش (در دیوار لہذا مہدیؑ کی مہدیت کا ثبوت کہاں سے ہے اگر کہا کہ قرآن سے ہے تو اس کو کہنا چاہئے کہ پس انکار (مہدیؑ) کیوں کفر نہوگا اس لئے کہ مثبت اسم فاعل ہے اثبت یثبت سے اس کا مطلب یہ ہے کہ مہدیؑ (کی مہدیت) کو ثابت کرنیوالا اور اس کی شہادت دینے والا قرآن ہے پس انکار

کہ ثبوت مہدیؑ از خبر متواتر است تاہم انکار کفر است واگر وبگو ید از اجماع مومنان است تا ہم انکار کفر است.

مثبت ومشہود (مہدیؑ) انکار مثبت وشاہد (قرآن) کا ہے اور اگر کہا کہ خبر متواتر[۱] سے مہدیؑ کی مہدیت ثابت ہے تو بھی انکار کفر ہے اور اگر کہا کہ مومنوں کے اجماع سے ہے تب بھی انکار کفر ہے.

دیگر بعضی یاراں ما می گویند کہ ثبوت مہدیؑ از اشارۃ قرآن است ایں ہم غلط است کہ اشارۃ حجت رانشاید ومہدی علیہ السلام حجت کردہ است پس معلوم شد کہ ثبوت مہدی علیہ السلام از عبارت قرآن است.

دیگر ہمارے بعض یاروں کا کہنا ہے کہ ثبوت مہدیؑ اشارہ قرآن سے ہے یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ اشارہ حجت کے لائق نہیں اور مہدیؑ نے حجت کیا ہے (قرآن کو حجت میں پیش کیا ہے) پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ کا ثبوت قرآن کی عبارت[۲] سے ہے.

---

[۱] حدیث متواتر اس کو کہتے ہیں جس کو ہر زمانہ میں اتنے لوگوں نے روایت کیا ہو کہ احتمال کذب کا ان کی طرف عقل کے نزدیک محال ہوئے (از شرح وقایہ مترجم) اور حدیث متواتر کا منکر کافر ہے. چنانچہ اصول فقہ میں لکھا ہے کہ المتواتر یوجب العلم القطعی ویکون رده کفرا خبر متواتر سے علم یقینی ہونا واجب ہو جاتا ہے اور اس خبر متواتر کا انکار کفر ہے (از اصول الشاشی). امام مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مقبل مومن منکر کافر گردد (ملاحظہ ہو مولود امام مہدی موعودؑ مولفہ حضرت بندگی میاں عبدالرحمٰنؒ وملاحظہ ہو مطلع الولایت) مقبل مومن منکر کافر نقل متواتر ہے یہ نقل شریف مہدیؑ اور صحابۂ مہدیؑ کے زمانہ سے لیکر آج تک جملہ بزرگان مہدویہ سے بالا جماع وبالا تفاق چلی آرہی ہے اور برقت تربیت جملہ بزرگان مہدویہ نقل مذکور کا اقرار کراتے چلے آرہے ہیں. چنانچہ رحیم شاہ میاں صاحبؒ خلیفۂ حضرت میاں سید یعقوب توکلیؒ نے لکھا ہے کہ مقبل در نقل مقبل مومن منکر کافر وارداست بطریق عموم اطلاق لفظ مومن درحق گرویدگان وقوع یافتہ برجمیع افراد گردیدگان صادق آید وتمام اجماع بزرگان از زمانہ حضرت میراں علیہ السلام حتی الآن بریں نقل معتقد است ہیچ احدی از احاد عدول نہ کردہ است وبوقت تلقین مقبل مومن ومنکر کافر کہ می فرمایند بحد تواتر رسیدہ است (از محک اعتقاد) ترجمہ اور لفظ مقبل جو نقل مقبل مومن منکر کافر میں آیا ہے اس کا اطلاق بطریق عموم امامؑ کے ماننے والوں پر آیا امام علیہ السلام کے ماننے والوں ہی پر لفظ مومن صادق آتا ہے تمام بزرگان مہدویہ اجماعی حیثیت سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک اس نقل پر معتقد ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی نقل مزکور سے اعراض نہیں کیا اور تربیت کرنیکے وقت مقبل مومن ومنکر کافر بزرگان مہدویہ جو فرماتے ہیں حد تواتر کو پہنچ چکا ہے. حاصل کلام جمہور مہدویہ کے پاس جس طرح حدیث متواتر کا منکر کافر ہے اسی طرح نقل متواتر کا منکر کافر ہے۔

[۲] حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ مہدویہؒ نے تحریر فرمایا ہیکہ ''چیزی کہ وجود آن با حادیث یا بافعال نبی صلعم ثبوت یافتہ یا بران اتفاق اجماع باقرار جمیع امت باشد وہم برآن معنی اشارۃ کلام اللہ کہ مترتب آید درحکم برابر عبارت است چنانچہ وقت صلواۃ المغرب ومانند آں پس وجود مہدی موعودؑ چونکہ ازیں ہمہ جا ثابت است. ہرآن اشارات ہم کہ درحق اوست عین عبارت اند،، (ازام الادلہ مولفہ حضرت مجتہد گروہؒ) ترجمہ جس چیز کا وجود احادیث یا افعال نبی سے ثابت ہووے یا اس پر اجماع کا اتفاق جمیع امت کے اقرار سے ہووے اور اس معنی پر کلام اللہ کا اشارہ بھی مرتب ہووے تو ایسا اشارہ حکم میں عبارت کے برابر ہے جیسا کہ مغرب کی نماز کا وقت اور اس کے مانند پس وجود مہدی موعودؑ چونکہ ان تمام مقامات سے ثابت ہے اس لئے ہر وہ اشارۂ قرآنی جو آپ (مہدی) کے حق میں ہے وہ عین عبارت ہے.

وبعضی گویند کہ کفر معنوی است' اگر کسی سوگند خوردہ نقل کند راست است وگرنہ اجتہاد می کند۔

دیگر میاں لاڑ شہؒ میگویند کہ مہدیؑ بدنبال مخالفان نماز گزاردہ است لانسلم میرانؑ از وقتیکہ ظہور مہدیت کردہ اند بدنبالِ ہیچ مخالف نماز نہ گزاردہ اند میاں مذکور میگویند کہ بادشاہ مخالف وقاضی مخالف وعلماء مخالف درآنجا میرانؑ رفتہ نماز جمعہ وعید ادا کردند پس معلوم شد کہ با مخالفان نماز گزاردہ اند گوش دارید (ای میاں لاڑ شہؒ) کہ مخالفتِ بادشاہ وقاصی لازم نمی آید کہ تا خطیب آن مسجد ہم مخالف بودے ایشان از نہر الہ تا فرح دنبالِ نبودند حضرت میرانؑ ہر جا کہ نماز گزاردہ اند. خطیبان آنجا ساکت بودند بلکہ در بعضی جا موافق ہم بودند چنانچہ درکاہہ ابنای قاضی قادن موافق بود بحث ما در منکر است نہ در ساکت ایشان دیانت نمی کنند کہ حاضر بودند حکایت غیب می کنند بندہ ہر کس را میگوید کہ یک خطیب را بیارید کہ او با مہدیؑ و یارانِ وی حجت وانکار کردہ است پس ظہور شدن مخالفت بد بنال او حضرت میرانؑ نماز گزاردہ اند.

اور بعضی کہتے ہیں کہ کفر معنوی ہے' اگر کوئی شخص قسم کھا کر نقل (مہدیؑ) بیان کرتا ہے تو باور کرنے کے قابل ہے ورنہ ہم یہ سمجھیں گے کہ وہ (ذاتی) اجتہاد کرتا ہے۔

دیگر میاں لاڑ شہؒ کہتے ہیں کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز پڑھی ہے ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے مہدیؑ نے جب سے کہ مہدیت ظاہر فرمائی ہے کسی مخالف کے پیچھے نماز نہیں پڑھی. اور میاں لاڑ شہؒ کہتے ہیں کہ بادشاہ مخالف قاضی مخالف اور علما مخالف اسی جگہ جا کر مہدیؑ نے نماز جمعہ وعید ادا کی پس معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے سنئے میاں لاڑ شہؒ بادشاہ اور قاضی کی مخالفت سے لازم نہیں آتا کہ اس مسجد کا خطیب بھی مخالف ہو یہ صاحب (میاں لاڑ شہؒ) نہروالہ سے فرح تک ہمراہ (بھی) نہ تھے حضرت مہدیؑ نے جس جگہ کہ نماز پڑھی ہے اس جگہ کے خطیب ساکت تھے بلکہ بعض جگہ. موافق بھی تھے چنانچہ کاہہ میں قاضی قادن کے فرزندان موافق تھے ہماری بحث منکر میں ہے ساکت میں نہیں ہے۔ یہ (میاں لاڑ شہؒ) دیانت نہیں کرتے ہیں کہ حاضر نہیں تھے غیب کی حکایت کرتے ہیں بندہ ہر شخص کو کہتا ہے کہ ایک ایسے خطیب کو لاؤ کہ جس نے مہدیؑ اور یاران مہدیؑ کے ساتھ حجت اور انکار کیا ہو مخالفت ظاہر ہونے کے بعد اس کے پیچھے حضرت مہدیؑ نے نماز پڑھی ہو۔

دیگر ایشان میگویند کہ اگر انکار کفر باشد پس زن موافق است ومرد مخالف ومرد موافق است وزن مخالف پس میراںؑ زنا کنانیدہ رفتہ اند ایں ہم از نادانی خودمی گویند معلوم دانید کہ امروز درشرع ما نکاح مسلم بازن کتابیہ رواست ورحال انکار رسولؐ وکتاب پس قاعدۂ کلی نیست کہ ہر جا کہ درمیان مسلم ومنکر نکاح باشد آنجا زنا است کما قال اللہ تعالٰی والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم.

دیگر شنوید کہ درابتداء را اسلام بوقت رسولؐ دختران رسولؐ در نکاح کافران بودند وقتیکہ دین غالب شد وامر شد رسولؐ دختران خود را رہا کنانیدہ اند. ای برادر باید گفت کہ دراں زمان با دختران رسولؐ زنا بود حاشا وکلا.

دیگر رسولؐ فرمودہ اند کہ ان الدین بداء غریباً وسیعود الدین کما بداء فطوبیٰ للغرباء. ای برادر غربت درابتداء اسلام چہ بود قال اللہ تعالٰی فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی این بود وسیعو

دیگر یہ (میاں لاڑشہؒ) کہتے ہیں کہ اگر انکار کفر ہے تو پس عورت[۱] موافق ہے اور مرد مخالف اور مرد موافق ہے اور عورت مخالف پس مہدیؑ زنا کرا کر گئے ہیں یہ بات بھی انھوں نے اپنی نادانی سے کہی ہے یاد رکھو کہ آج ہماری شرع میں مسلم کا نکاح کتابیہ عورت کے ساتھ جائز ہے دراں حالیکہ وہ قرآن اور رسولؐ کی منکر ہو پس یہ قاعدہ کلی نہیں ہے کہ جہاں کہیں مسلم اور منکر کے درمیان نکاح ہو وہاں زنا ہے. چنانچہ فرمان خدا ہے کہ اور حلال ہیں پاکدامن عورتیں ان لوگوں میں سے جنھیں دی ہے کتاب پہلے سے.

دیگر سنئے (اے میاں لاڑشہؒ) کہ ابتداء اسلام میں آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں آپ کی صاحبزادیاں کافروں کے نکاح میں تھیں اور جب دین کو غلبہ ہوا اور خدا کا حکم ہوا تو رسولؐ نے اپنی صاحبزادیوں کو رہا کروایا پس اے برادر کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس زمانہ میں دختران رسولؐ سے زنا ہوا 'نہیں' 'ہرگز نہیں' دیگر رسولؐ نے فرمایا ہے کہ تحقیق کہ دین شروع ہوا درحالیکہ غریب تھا اور قریب میں ہو جائیگا دین جیسا کہ شروع ہوا تھا. پس خوشخبری ہو غریبوں کو اے برادر ابتداء

[۱] آنخضرت کے زمانہ میں کچھ مسلمان ہوئیں مگران کے شوہر کافر رہے پھر جب شوہر بھی مسلمان ہو گئے تو اسی پہلے نکاح کے ساتھ یہ (مسلمان) عورتیں ان کو دیدی گئیں اور نیا نکاح نہیں ہوا (رواہ زہری) (ملاحظہ ہو اسلامی تعلیم یعنے مذہب اسلام کی انسائیکلو پیڈیا مطوعہ آزاد برقی پریس دہلی) اگر میاں بیوی میں سے کوئی مرتد ہو جائے (دین برحق سے پھر جائے) تو فوراً نکاح باطل ہو جائیگا. زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو تجدید اسلام کے ساتھ تجدید نکاح ہوگا (عالمگیری درمختار) ملاحظ ہو اسلامی تعلیم.

الـدین کما بدأ یعنی فی بعص الا مور فی وقت المهدیؑ چنانچہ لا اکـراہ فی الدین. منسوخ بو ددر وقت مہدیؑ بریں عمل شد لکم دینکم منسوخ بوددر وقت مہدیؑ نیز بر وعمل شد بتحقیق بدانید کہ انکار مہدیؑ کفراست درشرع پس اجتہاد خودنباید راند وازین لازم نمی آید گرفتن مال ایشان کُشتن ایشان مگر وقتیکہ برموافقانِ مہدیؑ ایشان حکم کشتن کنند حکم ایشان برایشان عود کند خدائے تعالیٰ گفتہ است مـن یـکـفـر بـہ من الا حـزاب فالنار مو عدہ نگفت کہ فا قتلو هم وخذ وا امـوالهـم وا و جـعـلـوهم وا اولادهم عبیـد ۔ دیانت آنست کہ چنانچہ میرانؑ فرمودہ اند ہموں باید گفت اجتہاد خود باید گزاشت درمجمع میان لاڑ شہؒ را آوردہ الزام بد ہند تا باردیگر این حکایت ظہور نہ کنند۔ دیگر معلوم دانید کہ اززبان میرانؑ شنیدیم فرمودند وقتیکہ دردانا پورجذبہ شداول مرتبہ تجلی ذات شدو فرمان شدکہ ترا علم مراد

اسلام میں غربت کیا تھی فرمان خدا ہے کہ پس جن لوگوں نے ہجرت کی اوران کے گھروں سے نکالے گئے اورمیرے راستہ میں ایذادئے گئے تھے.اورقریب میں ہوجائیگا.دین جیسا کہ شروع ہوا تھا یعنی بعضے امور میں مہدیؑ کے زمانہ میں چنانچہ لا اکـراہ فی الدین[1] مسنوخ تھا.مہدیؑ کے زمانہ میں اسپر عمل ہوالـکـم دیـنـکـم منسوخ تھا مہدیؑ کے زمانے میں اسپر عمل ہوا تحقیق کے ساتھ جانو کہ شرع میں مہدیؑ کا انکار کفر ہے.پس خوداجتہادنہیں کرنا چاہئے اوراس سے (تکفیر منکرسے) انکامال لینااوران کوقتل کرنالازم نہیں آتا مگر جس وقت کہ (یہ منکرین) موافقان مہدیؑ پرقتل کاحکم جاری کریں تو ان کا حکم اُن ہی پرعودکریگا خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جوشخص کہ انکار کرے اس کا (مہدیؑ کا) فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے(خدا تعالیٰ نے یہ)نہیں فرمایا کہ تم ان کوقتل کرواوران کا مال لواور ان کی اولادکواپنے غلام بناؤ دیانت وہ ہے جیسا کے حضرت مہدیؑ نے فرمایا ویسا ہی کہیں اپنے اجتہادکو چھوڑدیں میاں لاڑشہؒ کومجمع میں طلب کرکے الزام دین کہ بارِدیگر یہ بات ظاہر نہ کرے دیگر سمجھ رکھو کہ ہم نے مہدیؑ کی زبان سے سنا ہےفرمایا کہ جس وقت

[1] حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کےفرمان ہذا "لا اکراہ فی الدین منسوخ تھا مہدیؑ کے زمانہ میں اسپرعمل ہوالکم دینکم منسوخ تھا مہدیؑ کے زمانہ میں اس پر عمل ہوا" کے یہ معنی ہیں کہ نبوت میں لا اکـراہ فـی الدین (کچھ زبردستی نہیں دین کے بارے میں) پربوجہ نزول آیت قتال عمل متروک تھا.مہدی علیہاالسلام کے زمانہ میں پھراس پرعمل جاری ہوااسی طرح نبوت میں لکم دینکم (تم کوتمھارادین) پربوجہ نزول آیۃً سیف عمل متروک تھااورمہدیؑ کے زمانہ میں پھراس پرعمل جاری ہوا.

اللہ دادیم وکتاب خودرا میراث تو گردانیدیم وبراہل ایمان آمرترا گردانیدیم وانکارتو انکار ما وانکار ما انکار تست۔ آری چرانباشد کہ این ولایت خاص محمد است چنانچہ خبرایں مرتبہ رسولؐ دادہ اند حکایۃً عن اللہ لو لا ک لا اظھرت الربو بیت یا نو رنو ری یاسر سری ویا خزاین معرفت افدیت ملکی علیک یا محمدؐ. پس انکار او انکار خدا چرانباشد ایں حکایت از زبان مہدیؑ شنیدیم از خودنمی گوئیم پس کسے قبول کند یا نکند بندہ را حجت از زبان مہدیؑ شد من رای الھلا ل فعلیہ الصوم ودیگر یک روز میاں سید کریم اللہ برادر میاں سید سلام اللہ میرانؑ را پرسید کہ انکار شما کفر است فرمودند آرے انکار ما کفر است واشارت بر ذات خود کردند ذات خودرا نمودہ فرمودند کہ انکار ایں ذات کفر است۔

ودیگر اگر کسی گوید کہ انکار از ولایت کفر است وہر کسیکہ ظاہر رسولؐ را قبول میکند نبوت وولایت او ہر

دانا پور میں (امامؑ کو)[1] جذبہ ہوا تو پہلی دفعہ ذات کی تجلی ہوئی اور فرمان خدا ہوا کہ ہم نے تجھکو مراد اللہ کا علم دیا ہے اور اپنی کتاب کو تیری میراث گردانا ہے اور اہل ایمان پر تجھکو حاکم گردانا ہے اور انکار تیرا ہمارا انکار ہے اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے. ہاں کیوں نہو کہ یہ (ذات مہدیؑ) محمدؐ کی خاص ولایت ہے چنانچہ رسولؐ نے خدا سے حکایت کرتے ہوے اس مرتبہ کی خبر دی ہے کہ اگر تو نہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا اے میرے نور کے نور اے میرے بھید کے بھید اور اے میری معرفت کے خزانے اے محمدؐ میں نے تجھ پر اپنا ملک فدا کیا پس مہدیؑ کا انکار خدا کا انکار کیوں نہ ہو ہم نے یہ حکایت مہدیؑ کی زبان سے سنی ہے اپنی طرف سے نہیں کہتے ہیں پس کوئی شخص قبول کرے یا نہ کرے بندہ کو مہدیؑ کی زبان سے حجت ہے جس نے چاند دیکھا اس پر روزہ لازم ہوا اور دیگر ایک روز میاں سید کریم اللہؓ برادر میاں سید سلام اللہ نے مہدیؑ سے پوچھا کیا آپ کا انکار کفر ہے تو فرمایا ہاں ہمارا انکار کفر ہے اور اپنی ذات کی طرف اشارہ کیا اور اپنی ذات کو بتلا کر فرمایا کہ اس ذات کا انکار کفر ہے.

اور دیگر اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ ولایت کا انکار کفر ہے اور ہر وہ شخص جو ظاہر رسولؐ کو (نبوت کو) قبول کرتا ہے

[1] حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ امام ابو محمد نصر آبادی نے اپنی تفسیر کاشف المعانی میں (مہدیؑ کے متعلق) لکھا ہے کہ ویکون سکرہ ممتزجا با لصحو والصحو غا لب لا سکر امحضافکان تکذ یبہ کتکذیب احدمن ا لا نبیا ء علیھما لسلام (ملاحظہ ہو تصدیق الآیات مؤلفہ حضرت مجتہد گروہؓ. وسراج الابصار وحجت المنصفی ومستطاب وسراج الحق) ترجمہ. اور اسکا (مہدیؑ کا) سکر حالتِ ہشیاری سے مخلوط اور ہشیاری اُس پر غالب ہوگی سکر محض نہو گا (جذبۂ حق میں محض مست نہو گا) پس اسکی تکذیب انبیاءؑ میں سے کسی ایک کی تکذیب ہوگی.

دوراقبول میکند پس ہیچ کس منکر مہدیؑ نیست ایں حکایت ہم از خلل است کہ ذات مہدیؑ راعلیحدہ میدارد وولایت راعلحدہ میکند این ہر دو یک اند چنانکہ رسولؐ فرمودہ اندار واحنا اجسادنا اجسادنا ارواحنا.

اگر کسے گوید کہ میراں سید محمدؑ از ہمہ اولیا فاضل اند و بر ولایت رسولؐ نیز ختم شدہ است فاما آن مہدی کہ خدا اور رسولؐ فرمودہ اند اونبا شد این چنین کس ہم کافراست.

ودیگری گوید کہ آں ذات تجلی ذات دارد و بینائی بچشم سر و مو بمو دارد فاما مہدیؑ نباشد بالقطع او ہم کافر است از جہت ایں کہ او مجرد این لفظ مہدی را ہم بغیر امر اللہ آشکارہ نہ کردہ است چونکہ ایں لفظ مہدی را بامر اللہ آشکار کردہ است قبول کردن خلق را فرض شد کہ من اللہ است فاعلم ان اصحاب المھدی الموعود و التابعین اتفقوا علٰی ھذا المکتوب منھم میراں سید محمود بن حضرت مہدی موعودؑ و میاں سید خوندمیر و میاں شاہ نعمت و

وہ نبی کی نبوت اور نبی کی ولایت ہر دو کو قبول کرتا ہے پس کوئی شخص منکر مہدیؑ نہیں ہے اس بات میں بھی خلل (فتور) ہے کہ مہدیؑ کی ذات کو علحدہ رکھتا ہے اور ولایت کو علحدہ کرتا ہے (حالانکہ) یہ دونوں (نبی کی ولایت اور مہدیؑ کی ذات) ایک ہیں چنانچہ رسولؐ نے فرمایا کہ ہمارے ارواح ہمارے اجساد ہیں اور ہمارے اجساد ہمارے ارواح ہیں. اگر کسی نے یہ کہا کہ میراں سید محمدؑ تمام اولیاء سے فاضل ہیں اور آپ پر نبیؐ کی ولایت بھی ختم ہو چکی ہے ولیکن وہ مہدیؑ کہ (جس کا ذکر) خدا اور رسولؐ نے کیا ہے یہ وہ نہیں ہے تو ایسا شخص بھی کافر ہے.

اور دوسرا کہتا ہے کہ وہ ذات (مہدیؑ) تجلیء ذات (حق) رکھتی ہے اور بینائی چشم سر اور مو بمو رکھتی ہے مگر مہدیؑ نہیں ہے تو وہ بھی بالقطع کافر ہے اس وجہ سے کہ مہدیؑ نے اس لفظ مہدیؑ کو بھی بغیر امر خدا ظاہر نہیں فرمایا ہے. چونکہ (مہدیؑ نے) اس لفظ مہدیؑ کو خدا تعالٰی کے حکم سے ظاہر کیا ہے (لہٰذا مہدیؑ کو) قبول کرنا مخلوق کے لئے فرض ہوا اسلئے کہ من اللہ ہے پس جان تحقیق کہ اصحاب مہدی موعودؑ اور تابعین نے اس مکتوب[۱] پر اتفاق کیا ہے انمیں سے میراں سید محمود بن

[۱] واضح ہو کہ حضرت میاں سید محمودؓ نبیرہ حضرت میاں سید یعقوب توکلیؒ کا قلمی مجموعہ فقیر کے پاس موجود ہے اس میں حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کا مکتوب بھی ہے جس کو حضرت میاں سید محمودؒ نے ۱۲۰۵ھ میں نقل کیا ہے اسی سے مکتوب ہذا نقل کیا گیا اور احتیاطاً اور ایک مکتوب سے جو حاجی محمد علی خانصاحب ساکن چنچلگوڑہ کے پاس موجود ہے اس کا مقابلہ کیا گیا. بعد تصحیح ترجمہ کیا گیا اور حواشی لکھے گئے.

میاں شاہ نظام وملک برہان الدین وملک گوہر میاں شاہ
دلاور ومیاں امین محمد وملک معروف میاں یوسف ومیاں
سید سلام اللہ ومیاں ابوبکر ومیاں ملک جی ومیان عبدا
لمجید ومیاں خوند ملک ومیاں ابومحمد ومیاں جنیدی ومیاں
بھائی وغیرہم من الاصحاب رضی اللہ عنہم علیٰ ذٰلک میاں
سید یعقوبؒ وملک الہداد ومیاں خوند شیخ ومیاں ابوالفتح
بن میاں ابوبکر ومیاں عبدالرحمٰن وغیر ھم من التا
بعین رحمھم اللہ علیھم اجمعین و من خرج
من ھذا الاتفاق فھو خارج منا.

حضرت امام مہدی موعودؑ اور میانسید خوندمیر اور میاں شاہ
نعمت اور میاں شاہ نظام اور ملک برہان الدین اور ملک
گوہر اور میاں شاہ دلاور میاں امین محمد اور ملک معروف
اور میاں یوسف اور میاں سید سلام اللہ اور میاں ابوبکر اور
میاں ملک جی اور میاں عبدالمجید اور میاں خوند ملک اور
میاں ابومحمد ومیاں جنیدی اور میاں بھائی وغیرہم اصحاب
رضی اللہ عنہم سے ہیں اسیطرح میاں سید یعقوب حسن
ولایت اور ملک الہداد اور میاں خوند شیخ اور میاں ابوالفتح
بن میاں ابوبکر اور میاں عبدالرحمٰن وغیرہم تابعین رحمہم
اللہ علیہم اجمعین سے ہیں اور جو شخص کہ نکلا اس اجماع
واتفاق سے پس وہ خارج ہے ہم سے۔

## شرحی مقالہ

ذیل میں مولوی مندوزی صاحب کامل ومتکلم کا عالمانہ شرحی مقالہ جو محضرۂ شاہ دلاورؓ سے متعلق ہے ہدیہء ناظرین کیا جاتا ہے. اس کے پڑھنے سے مہدویوں کے وہ شکوک جو منکر یا ساکت کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق پیدا ہیں انشاء اللہ تعالیٰ رفع ہو جائیں گے۔(احقر دلاور)

## بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعدہ حمد وصلوٰۃ کے گزارش ہے کہ بندگیماں شاہ دلاورؓ نے اپنے مکتوب میں بندگمیاں لاڑ شہؓ کے چند اقوال پر بحث فرمائی ہے بحث باقاعدہ مناظرہ کے اصول پر مبنی ہے ہر جملہ میں مناظرہ کے قواعد ملحوظ ہیں دلیل سند اور منع کا استعمال اس طرح ہوا ہے کہ تفہیم ذیفہم کے لئے قواعدانی کی ضرورت ہے اس لئے کمترین کو خیال ہوا کہ حضرت میاں لاڑ شہؓ کے دیگر اقوال کے منجملہ ایک قول پر شاہ دلاورؓ نے جو بحث فرمائی ہے اس کی شرح لکھی جائے تو خالی از فائدہ نہیں بنابران کمترین نے شرح لکھی **بسم اللہ المتعان و علیھاا لتکلان .** خداوند عالم سے دعا ہے کہ ارباب قوم کے لئے یہ شرح مفید ثابت ہو وہو ہذا.

دیگر میاں لاڑ شہؓ میگویند کہ مہدی علیہ السلام بدنبال مخالفان نماز گزاردہ است لانسلم میران علیہ السلام از وقتیکہ ظہور مہدیت کردہ اند بدنبا ل ہیچ مخالف نماز نہ گزاردہ اند و میان مذکور میگویند کہ بادشاہ مخالف وقاضی مخالف وعلماء مخالف درآنجا میر علیہ السلام رفتہ نماز جمعہ وعید ادا کردند پس معلوم شد کہ با مخالفان نماز گزاردہ اند گوش دارید (ای میالاڑ شہؓ) بہ مخالفت بادشاہ وقاضی لازم نمی آید کہ تا خطیب آں مسجد ہم مخالف بودی ایشان از نہروالہ تا فرح دنبال نبودند.

## ترجمہ

میاں لاڑ شہؓ کہتے ہیں کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز پڑھی ہے ہم [۱] اسکو تسلیم نہیں کرتے مہدیؑ نے جب سے کہ مہدیت ظاہر کی ہے کسی مخالف کے پیچھے نماز نہیں پڑھی میاں لاڑ شہؓ کہتے ہیں کہ بادشاہ مخالف قاضی مخالف علما مخالف اسی جگہ جا کر مہدیؑ نے نماز جمعہ وعید ادا کی پس معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی' سنئے [۲] میاں لاڑ شہؓ بادشاہ اور قاضی کی مخالفت سے لازم نہیں آتا کہ اس مسجد کا خطیب بھی مخالف ہو یہ صاحب (میاں لاڑ شہؓ) نہروالا سے فرح تک ہمراہ بھی نہیں تھے.

---

[۱] حضرت شاہ دلاورؓ فرماتے ہیں کہ ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے۔الخ

[۲] حضرت شاہ دلاورؓ فرماتے ہیں سنئے الخ

**شرح۔** اس عبارت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ میاں لاڑ شہؓ نے ’’مخالفوں کے پیچھے مہدیؑ کے نماز جمعہ وعیدادا کرنے کا دعویٰ کیا اور شاہ دلاورؓ نے اس پر نقض اجمالی وارد فرمایا کہ بادشاہ اور قاضی کی مخالفت سے لازم نہیں آتا کہ مسجد کا خطیب بھی مخالف ہو اور اول عبارت میں یہ تحریر فرمادیا کہ اظہارِ مہدیت کے بعد مہدیؑ نے کسی مخالف کے پیچھے نماز نہیں پڑہی پس میاں لاڑ شہؒ کا دعویٰ اس عبارت سے ثابت نہ رہا کیوں کہ میاں لاڑ شہؒ کا دعویٰ یہ تھا کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز جمعہ وعیدادا کی اور شاہ دلاورؓ نے میاں لاڑ شہؒ کے اس دعویٰ پر نقض فرماتے ہوئے یہ ثابت فرمادیا کہ میاں لاڑ شہؒ کی دلیل سے مدلول چھوٹ گیا **تخلف مدلول عن الدلیل** باطل ہے اس لئے میاں لاڑ شہؒ کی دلیل ہی قابل سماعت نہیں ہے اور شاہ دلاور رضی اللہ عنہ پہلے ہی اس امر کی خبر دی کہ مہدیؑ نے کسی مخالف کے پیچھے نماز نہ پڑہی جب مخالف کے پیچھے نماز پڑہنا ہی ثابت نہوا تو نماز جمعہ وعید پڑہنا بھی غیر ثابت ہوا جب پورا دعویٰ یعنے مخالف کے پیچھے نماز جمعہ وعید پڑھنا غیر ثابت ہوا تو اسی دعویٰ پر سے نماز جمعہ وعید پڑھنے کا ثبوت بھی غیر ثابت ہوا ھوالمطلوب جسطرح کسی نے کہا کہ امریکہ میں زید عینک ساز ہے جب امریکہ میں زید ہی معدوم ہو تو اسکی عینک سازی بھی غیر موجود ہوگی‘ حضرت میران علیہ السلام ہرجا کہ نماز گزاردہ اند خطیباں آنجا ساکت بودند.(از شاہ دلاورؓ)

**ترجمہ۔** حضرت مہدی علیہ السلام نے جس جگہ کہ نماز پڑھی ہے اس جگہ کے خطیب ساکت تھے.

**شرح۔** حضرت مہدیؑ نے جس جگہ کہ نماز پڑھی ہے وہاں کے خطیب ساکت تھے لفظ خطیب کے قرینہ سے جگہ کا معنی مسجد کے ہیں تو اب یہ معنی ہونگے کہ مہدی علیہ السلام نے جس مسجد میں نماز پڑھی اس مسجد کے خطیب ساکت تھے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ مہدیؑ نے جس خطیب کے پیچھے نماز پڑھی وہ خطیب ساکت تھا اگر یہی مطلب ہوتا عبارت یوں ہوتی ’’پس ہر خطیب کہ نماز گزاردہ اند آں خطیب ساکت بود‘‘ یعنے جس خطیب کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ خطیب ساکت تھا.ظاہر ہے کہ اس عبارت میں اور عبارت بالا میں زمین وآسمان کا فرق ہے گویا شاہ دلاورؓ میاں لاڑ شہؒ کی دلیل پر نقض فرماتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ مہدی علیہ السلام مخالفوں کے پیچھے نماز تو کیا پڑہتے نماز بھی پڑھے ہیں تو ایسی مسجدوں میں جہاں کے خطیب ساکت تھے کیونکہ مہدیؑ ایک دفعہ شور وغوغا ہونے پر منکروں کی مسجدوں میں جا کر نماز پڑھنے کے متعلق فرمایا کہ تم کس لئے وہاں جاتے ہو(جہاں) منکرانِ مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑہنے کی ضرورت پڑے چنانچہ انصافنامہ کی نقل مبارک شاہدِ حال ہے۔

حضرت میرانؑ فرمودند چرا آنجا میروید کہ بدنبال منکران مہدیؑ نماز گزاردن حاجت افتد.یعنی حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کس لئے وہاں جاتے ہو کہ(جہاں)منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھنے کی ضرورت پڑے.اسکی وجہ یہ تھی کے ساکتین نماز پڑھنے میں زیادہ مانع نہیں ہوتے تھے اور منکرین کی مسجدوں میں جب مہدوی نماز پڑہتے تھے تو منکرین شور وغوغا کرتے تھے اسی لئے مہدیؑ نے یہ حکم فرمایا کہ چرا آنجامی روید کہ بدنبال منکراں مہدیؑ نماز گزاردن حاجت افتد.البتہ باغراض تبلیغ مذہب مہدیؑ اور اصحاب مہدیؑ منکروں

کی مسجد میں جاتے تھےاور **نذهب الی الجعته و نترک الجماعته** کی نقل میں بھی یہی احتمال ہے کہ وہ مسجد ساکتوں کی ہواور ساکتین ہی کی جماعت کوترک کرنے کی خبر اسمیں دی گئی ہو یا یہ کہ شاہ دلاورؓ اپنی ہمراہی کی خبر دے رہے ہیں کہ جب میں ہمراہ تھا تو مہدیؑ نے جس مسجد میں نماز پڑھی ہے وہاں کا خطیب ساکت تھا اگر منکروں کے پیچھے نماز پڑھے ہوتے تو میں زمانہ دراز تک ہمراہی میں رہا کبھی تو ایسا اتفاق ہوتا کہ منکروں کی مسجد میں نماز پڑھتے الغرض اس عبارت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مہدیؑ نے منکر یا ساکت خطیبوں کے پیچھے نماز پڑھی ہو نہ بلکہ در بعضی جا موافق ہم بودند چنانچہ در کاہہ ابنائے قاضی قادن موافق بود. (از شاہ دلاورؓ)

**ترجمہ**۔ بلکہ بعض جگہ میں موافق بھی تھے چنانچہ کاہہ میں قاضی قادن کے فرزند موافق تھے.

**شرح**۔ اب بندگمیاں شاہ دلاورؓ اس امر کی خبر دے رہے ہیں کہ مہدیؑ نے بعض ایسی مسجدوں میں بھی نماز پڑھی ہے جہاں کے خطیب موافق تھے چنانچہ کاہہ میں قاضی قادن کے فرزند موافق تھے۔

بحث ما در منکر است نہ در ساکت (از شاہ دلاورؓ)

**ترجمہ**۔ ہماری بحث منکر میں ہے ساکت میں نہیں ہے.

**شرح**۔ اب بندگی میاں شاہ دلاورؓ اس امر کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ ہمارا موضوع بحث منکرین ہیں ساکتین نہیں ہیں کیونکہ خصم کا یہ فرض ہے کے مدعی کی دلیل درست نہ ہو تو اس پر مناقضہ کرے. غیر ضروری مسئلہ کو نہ چھیڑے چنانچہ علم مناظرہ میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے. جب میاں لاڑ شاہؒ نے اپنے دعویٰ پر یہ دلیل پیش کی کہ بادشاہ مخالف وقاضی مخالف الخ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز جمعہ وعید پڑھی تو اس دلیل کو شاہ دلاورؓ نے منع فرمایا کہ قاضی و بادشاہ کی مخالف سے خطیب کا بھی مخالف ہونا لازم نہیں آتا اور پھر یہ فرمایا کہ ’’ہر جا کہ نماز گزاردہ اند خطیبانِ آں جا ساکت بودند‘‘ یعنے جس جگہ کہ مہدیؑ نے نماز پڑھی ہے وہاں کے خطیب ساکت تھے. اب ’’بحث ما در منکر است نہ در ساکت‘‘ ’’یعنی ہماری بحث منکر میں ہے ساکت میں نہیں ہے‘‘ کے الفاظ سے اُس شبہ کو. (شاہ دلاورؓ) رفع فرما رہے ہیں جو بادی النظر میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ میاں لاڑ شاہؒ کے دعویٰ کی تردید میں اتنا ثابت کر دینا کافی تھا کہ مہدی علیہ السلام نے نماز جمعہ وعید نہیں پڑھی۔ ساکتوں کا مسئلہ موضوع بحث سے خارج ہے اس شبہ کو رفع کرتے ہوئے یہ ثابت فرما رہے ہیں کہ یہ نہ سمجھو کہ ہم موضوع بحث سے الگ ہو گئے نہیں نہیں بلکہ ہماری بحث تو منکر ہی میں ہے ساکت میں نہیں ہے ساکتوں کی مسجد میں نماز پڑھنے کا ذکر جو ہم نے کیا ہے وہ محض تائیداً ہے۔

ایشاں (میاں لاڑ شاہؒ) دیانت نمی کنند کہ حاضر نبودند حکایت غیب می کنند (از شاہ دلاورؓ)

**ترجمہ**۔ یہ میاں لاڑ شاہؒ دیانت نہیں کرتے ہیں کہ حاضر نہیں تھے غیب کی حکایت کرتے ہیں

**شرح**۔ میاں لاڑ شہؓ کا یہ کہنا تھا کہ بادشاہ مخالف قاضی مخالف درانجا میراںؑ رفتہ نماز جمعہ وعید ادا کردند پس معلوم شد کہ با مخالفان نماز گزاردہ اند۔

**ترجمہ**۔ بادشاہ مخالف قاضی مخالف علما مخالف اسی جگہ مہدیؑ جا کر نماز جمعہ وعید ادا کئے پس معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے" معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے" کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ میاں لاڑ شہؓ نے بچشم خود مہدیؑ کو نماز جمعہ وعید مخالفوں کے ساتھ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ کسی نے میاں لاڑ شہؓ سے کہد یا اور اس راوی کے بیان پر میاں لاڑ شہؓ نے یہ رائے قائم کی کہ "پس معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے" اسی واسطے شاہ دلاورؓ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ "ایشان میان لاڑ شہؓ دیانت نمی کنند کہ حاضر نہ بودند حکایت غیب می کنند یعنے خود میاں لاڑ شہؓ حاضر نہیں تھے. مسجد کی طرف جانے کی کیفیت سنکر غیب کی حکایت کرتے ہیں جو یہ طریقہ خلاف دیانت ہے اور حجت کے قابل نہیں ہے. چونکہ میاں لاڑ شہؓ راویوں کے نام بھی پیش نہیں فرمائے تا کہ راویوں کے ثقہ وغیر ثقہ ہونے پر بحث کی جاتی اس لئے اس روایت میں بہت ضعف پیدا ہو گیا.

**محضروں کا طریقہ گروہ مبارک میں محض اسی لئے ہے کہ قوم میں عقائد واعمال میں ہر طرح سے اتحاد رہے خود اس محضرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس بات پر کہ حضرت میاں لاڑ شہؓ ایسا کہہ رہے ہیں کہ "مہدیؑ کا انکار کفر نہیں" اور "مہدیؑ نے مخالفوں کے ساتھ نماز جمعہ وعید پڑھی" اصحاب مہدیؑ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ غلط روایات مشہور ہوتے ہوتے لوگوں کے ذہین میں جم جائیں اور منکر کو کافر نہ کہیں اور منکروں کے پیچھے نماز جمعہ وعیدین شروع کردیں لہذا یہ محضرہ مرتب فرمایا تا کہ آئندہ سند رہے.**

نفسِ مضمون جس پر محضرہ ہوا وہ یہ ہے کہ امام مہدی موعود خلیفتہ اللہ علیہ السلام کا منکر کافر ہے اور ضمناً یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے کہ مخالفوں کے پیچھے مہدیؑ نے نماز نہیں پڑھی کیونکہ یہ جملہ اصحاب مہدی علیہ السلام کا متفق علیہ امر ہے دوسری اجماعی روایات بھی اس کی تائید میں موجود ہیں اور وہ نقل مبارک جو انصافنامہ میں ہے جس پر تمام اصحاب مہدی علیہ السلام نے منکر ان مہدی علیہ اسلام کے پیچھے نماز جائز نہ ہونے پر اتفاق فرمایا ہے غالباً اس اجماع میں بھی حضرت میاں لاڑ شہؓ داخل ہیں[۱] وھو ہذا۔

| | |
|---|---|
| نیز نقلست کہ درموضع بھدری والی وقتِ عصر ہمہ | نیز نقل ہے کہ موضع بھدری والی میں عصر کے وقت بڑ |
| مہاجرانِ مہدی علیہ اسلام حاضر بودند بزیر درخت بڑہ | کے درخت کے نیچے تمام مہاجران مہدیؑ حاضر تھے مثلاً |
| ہمچوں میاں سید خوند میر ومیاں نظام ومیاں نعمت | میاں سید خوند میر میاں نظام میاں نعمت میاں دلاور |

[۱] اس لئے کہ نقل شریف میں "ہمہ مہاجران مہدی علیہ السلام حاضر بودند" (تمام مہاجران حاضر تھے) کے الفاظ کے بعد "بلکہ ہمہ مہاجراںؓ" (بلکہ تمام مہاجراںؓ موجود تھے) کے الفاظ جو درج ہیں اس بات کی وضاحت کررہے ہیں کہ اس اجماع میں بھی تمام صحابہؓ کے ساتھ حضرت میاں لاڑ شہؓ یقیناً شریک تھے. (از حقیر دلاور)

| | |
|---|---|
| ومیاں دلاور ومیاں ابوبکر ومیاں سید سلام اللہ بلکہ ہمہ مہاجران رضی اللہ عنہم وگفتگو ایں بود کہ اگر کسی بدنبال منکران مہدیؑ نماز گزارد او را خارجی گوئیم (از انصافنامہ باب ۳) | میاں ابوبکر اور میاں سید سلام اللہ بلکہ کل مہاجرین رضی اللہ عنہم (موجود تھے) اور گفتگو یہ تھی کہ اگر (مہدویوں میں سے) کوئی شخص منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھے تو ہم اُس کو خارجی کہتے ہیں۔ |

اس نقل شریف سے تمام مہاجران مہدی علیہ السلام کا اتفاق منکران[1] مہدیؑ کے پیچھے نماز نہ پڑھنے پر ثابت ہے جبکہ میاں لاڑ شاہؓ بھی اصحاب مہدیؑ میں ہیں تو آپ کو بھی اس امر سے اتفاق ہے لہذا اُس روایت میں کہ آپ نے مہدیؑ کے منکروں کے پیچھے نماز پڑھنے کا جو ذکر کیا ہے ظن پیدا ہو گیا یقین نہ رہا اُس میں ظن ہونے سے نفس مضمون محضرہ پر بھی اُس کا اثر نہیں پڑ سکتا کیونکہ محضرہ سے ثابت ہے کہ مخالفوں کے پیچھے مہدیؑ نے نماز نہیں پڑھی۔

بندہ ہر کس رامی گوید کہ یک خطیب را بیارید کہ او با مہدیؑ و با یاران وی حجت و انکار کردہ است پس ظہور شدن مخالفت بدنبال او حضرت میرانؑ نماز گزاردہ اند. (از شاہ دلاورؓ)

**ترجمہ**۔ بندہ ہر شخص سے کہتا ہے کہ ایک خطیب کو لاؤ کہ اُس نے مہدیؑ اور یاران مہدیؑ کے ساتھ حجت و انکار کیا ہو مخالفت ظاہر ہونے کے بعد اُس کے پیچھے حضرت مہدی علیہ السلام نے نماز پڑھی ہو۔

**شرح**۔ اب پھر شاہ دلاورؓ اسی دعویٰ میاں لاڑ شاہؓ کی تردید کی طرف متوجہ ہوتے ہیں دعویٰ یہ تھا کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز پڑھی اب اس کی تردید یوں فرما رہے ہیں کہ کسی ایسے مخالف و منکر کو پیش کرو کہ وہ اس امر کی شہادت دے کہ میں نے دعویٰ مہدیت میں مخالفت کی تھی بعد مخالفت بھی مہدیؑ نے میرے پیچھے نماز پڑھی ہے حضرت شاہ دلاورؓ نے مخالفت ظاہر ہونے کی قید اس لئے لگائی کہ جو مدعی اس بات کا ہے کہ مہدی علیہ السلام نے مخالف کے پیچھے نماز پڑھی تو اُس کا فرض یہ ہے کہ اپنے دعویٰ کی دلیل میں یا ثبوت میں ایسے ہی شخص کو پیش کرے کہ اس کی مخالفت مہدیؑ یا اصحاب مہدیؑ کے سامنے ظاہر ہوئی ہو اگر ایسا شخص پیش کیا جائیگا جس کی مخالفت ظاہر نہ ہوئی ہو تو دلیل دعویٰ کے مطابق نہ ہو گی پس بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے محضرہ میں جو یہ الفاظ لکھے ہیں کہ ''پس ظہور شدن مخالفت الخ'' محض اس لئے کہ دلیل مدعی کی اُس کے دعویٰ کے مطابق ہو اور بحث اصول مناظرہ پر مبنی رہے تم الشرح بالخیر۔

---

[1] نقل ہے کہ شہر نہروالہ میں شیخ احمد نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے سامنے امامت کرنا چاہا مغرب کا وقت تھا بندگی میاں سید خوندمیر نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا اور فرمایا کہ تو منکر مہدیؑ ہے تیرے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں۔ نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں ملا محمود خوندشہ نے میراں سید محمودؓ بن میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کے سامنے ایک وقت امامت کرنا چاہا اور امامت کے لئے آگے بڑھا تو ایک برادر نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر امامت سے ہٹا دیا اور کہا کہ تو منکر مہدیؑ ہے (ملاحظہ ہو انصافنامہ باب ۳. از حقیر دلاور)

حاصل یہ کہ حضرت بندگیمیاں شاہ دلاورؓ کے محضرہ سے اجماعی طور پر یہ بات پایہ ءثبوت کوپہنچ گئی کہ حضرت مہدی موعودؑ کامنکر کافر ہےاور حضرت مہدیؑ نے منکر یا ساکت کے پیچھے نماز نہیں پڑھی اسی کی توضیح مولوی مندوزی صاحب کامل متکلم کے عالمانہ شرحی مقالہ سے مکمل طور پر ہوچکی. باوجوداس قدر ثبوت ووضاحت کے پھر بھی کوئی یہ کہتا ہے کہ حضرت مہدیؑ کا منکر کافر نہیں اور حضرت مہدیؑ نے منکر یا ساکت کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ اجماع صحابہؓ وتابعینؒ کا منکر ہے. حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہدِ گروہِ مصدقانِ امامؑ نے تحریر فرمایا ہے کہ.

در بزدوی فی الباب اآلاخر شرط الاجماع میگوید کہ من انکر الاجماع فقد بطل دینه کله لان مدار اصول الدین کلها ومرجعها الیٰ اجماع المسلمین ای قول الاجماع (ملاحظہ ہو ماہیۃ التقلید ہولفہء حضرت مجتہد گروہؒ)

بزدوی میں شرط اجماع کے باب آخر میں لکھا ہے کہ جس نے اجماع کا انکار کیا پس اُس کا پورا دین باطل ہوگیا. کیونکہ دین کے تمام اصول کا دار مدار مسلمانوں کے اجماع پر ہے یعنی اجماع کے قول پر ہے.

المرقوم ۱۵؍ربیع الثانی ۱۳۵۵؁

# راقم الحروف

خاک پائے گردہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام حقیر دلاور عروف گورے میاںؒ مہدوی

ساکن حیدرآباد دکن سدی عنبر بازار محلّہ پٹھان واڑی.

انشاءاللہ آئندہ شائع ہونے والی کتب کی فہرست

(۱) مولود حضرت امام مہدی موعودؑ مولفہ حضرت بندگیمیاں شاہ عبدالرحمٰنؓ

(۲) ماہیۃ التصدیق مولفہ حضرت بندگی سید شہاب الدین عالم شہید سدّ وٹؒ

(۳) المیعار وبعض الآیات مولفہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ

(۴) میزان العقائد مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہدِ گروہِ مہدویہؒ

(۵) خصائص امام مہدی موعودؑ مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہدِ گروہِ مہدویہؒ

(۶) افضل المعجزات المہدیؑ مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہدِ گروہِ مہدویہؒ